مرثیہ:۱

www.emarsiya.com

۱

جس وقت آسمان پہ ہویدا ہوئی سحر
بیدار ہو گیا پسرِسعد خیرہ سر
دینے لگا یہ حکم سبھوں کو وہ بد گہر
لاشے ہماری فوج کے ہوں دفن جلد تر
غسل وکفن ہر ایک کے تن کو جدا کرو
صف باندھ کر نمازِ جنازہ ادا کرو

۲

القصہ دفن سے ہوئے فارغ وہ نابکار
صادر ہوا یہ حکمِ بنِ سعد بد شعار
ناقوں پہ اہلِ بیتؑ نبی کو کروسوار
ان سب کا مقتلِ شہداء سے ہوا گذار
جب رو چکیں عزیزوں کے حالِ تباہ پر
اُس وقت لے چلو انہیں کوفہ کی راہ پر

۳

سالارِ فوجِ شام سے پایا یہ حکم جب
ناقہ کئی لئے ہوئے آپہنچے بے ادب
اہلِ ستم نے اہلِ حرم کو بصد تعب
بٹھلایا ان کی پشت پہ سر ننگے ہے غضب
غیرت کے مارے کانپتے تھے تھرتھراتے تھے
چہروں کو سر کے بالوں سے اپنے چھپاتے تھے

۴

اعداء بھی اپنے گھوڑوں پہ ہونے لگے سوار
سجادؑ نے بحکمِ شقی تھام لی مہار
آخر سبھوں کو لے کے چلے وہ زبوں شعار
مقتل میں آئیں بیبیاں نالاں و بے قرار
دیکھا ردا نہیں ہے کسی جسمِ پاک پر
پیاروں کے لاشے خون میں غلطاں ہیں خاک پر

۵

یہ دیکھ کر لرز گئے زینبؑ کے دست وپا
ایک آہ کرکے اپنے کو نیچے گرا دیا
بس پھر تو آئی تاب کسی کو نہ مطلقاً
ناقے سے پیٹ پیٹ کے ہر اِک ہوئی جدا
سب بیبیوں نے مل کے جو شورِ بُکا کیا
مقتل میں ایک محشرِ تازہ بپا کیا

۶

زینبؑ لپٹ کے لاشِ اخی سے بااضطراب
کہتی تھی بار بار یہ بادیدۂ پُرآب
جلتی زمیں ملی تمہیں مقتل میں بہرِخواب
میں خاک اڑاتی پھرتی ہوں اے ابن بوتراب
دیکھو کہ بے ردا ہوئی بلوائے عام میں
جاتی ہوں قید ہونے کو زندانِ شام میں

۷

اے ذی وقار وصاحبِ توقیر الوداع

www.emarsiya.com

اے بےکس [illegible]

اے تشنہ کام و کشتۂ شمشیر الوداع

اے فاطمہؑ کے لاڈلے شبیر الوداع

تم نے سر اپنا دے دیا ہے جس کی راہ میں

سونپی ہے میں نے لاش اُسی کی پناہ میں

۸

اے علقمہ! حسینؑ کے لاشے سے ہوشیار

[illegible] سے ہوشیار

اے نینوا! حسینؑ کے لاشے سے ہوشیار

اے کربلا! حسین کے لاشے سے ہوشیار

میں تجھ پہ چھوڑے جاتی ہوں دولت بتول کی

تیرے سپرد ہے یہ امانت رسولؐ کی

۹

کرتی تھی بین خواہرِ ناشاد وخستہ جاں

سن سن کے شہ کا کانپتا تھا جسمِ خونچکاں

چلّائی آکے بالی سکینہؑ بصد فغاں

یہ کس کی لاش ہے پھوپھی اماں کروں بیاں

شان اس میں سب ہے فاطمہؑ کے نورِعین کی

بوآتی ہے مجھے میرے بابا حسینؑ کی

۱۰

یہ سن کے پیٹنے لگی زینبؑ جگر فگار

اورلاش شاہ ہوگئی بے تاب و بےقرار

آواز آئی حلقِ بریدہ سے ایک بار

آجلدی میری بالی سکینہؑ ترے نثار

سرتن سے کٹ گیا مرا تم جانتی نہیں

بی بی پدر ہوں میں مجھے پہچانتی نہیں

۱۱

لپٹی یہ سن کے لاشِ پدر سے وہ نوحہ گر

چلّائی تم پہ صدقے گئی کل سے تھے کدھر

ہرشب جدا نہ کرتے تھے چھاتی سے تا سحر

کیاوجہ؟ یک بہ یک جو ہوئے مجھ سے بےخبر

جاتے ہیں یوں ہی رشتۂ الفت کو توڑ کے

یاں آپ کیسے سوئے مجھے کس پہ چھوڑ کے

۱۲

یہ سن کے پیٹتے تھے حرم حشر تھا بپا

صدمے سے کانپتا تھا بیابانِ کربلا

ناگاہ آ کے شمر ستمگر بصد جفا

بچی کو لاشِ شاہؑ سے کرنے لگا جدا

تھے جن کے قلب نرم وہ آگے سے ہٹ گئے

غم سے کلیجے دیکھنے والوں کے پھٹ گئے

www.emarsiya.com

۱۳

دکھلائے تاز[illegible]
ہوتی ہے دیر قیدیو! لو جلد ہو سوار
گھبرا گئیں یہ دیکھ کے رانڈیں جگر فگار
لاشوں کو چھوڑ کے اُنھیں بحالِ زار
منھ سے تو کچھ نہ کہہ سکیں فرطِ ہراس سے
تکنے لگیں عزیزوں کے لاشوں کو دیکھ کے

۱۴

اُشتُر سوار کر کے سبھوں [illegible] کو بصد شتاب
[illegible] پہ خانماں خراب
وہ گرمیوں کے دن وہ حرارت وہ آفتاب
اس دھوپ میں سوار تھے بے مقنع وحجاب
غیر از خدا نہ تھا کوئی سر پر پناہ کو
کاٹا صعوبتوں میں پہاڑوں کی راہ کو

۱۵

پہنچی تھی پیشتر سے جو کوفہ میں یہ خبر
آراستہ ہوا تھا وہ سب شہر سربسر
کوٹھوں پہ اپنے چڑھ کے زن و مرد یکدگر
جُھک جُھک کے راستہ کی طرف کرتے تھے نظر
غل تھا کہ سر حسینؑ کا نیزہ پہ لاتے ہیں
سرننگے اہل بیت پیمبرؐ ہی آتے ہیں

۱۶

ناگاہ پہنچی شہر میں فوجِ زبوں خصال
سر آگے آگے نیزوں پہ پیچھے نبی کی آل
اس وقت تھا یہ شرم سے سیدانیوں کا حال
لرزاں تھے جسم چہروں پہ بکھرے ہوئے تھے بال
عبرت سے اہلِ شہر جو اُٹھ اُٹھ کے تکتے تھے
سر ان کے تھے جھکے ہوئے آنسو ٹپکتے تھے

۱۷

حکمِ بن زیاد سے ان سب کو اشقیا
گلیوں میں لے کے پھرتے تھے بے مقنع وردا
دربار میں یزید نے آخر طلب کیا
بیٹھے تھے کرسیوں پہ جہاں بانیٔ جفا
سب کے حیا سے بال رُخوں پر پڑے ہوئے
تھے ایک ریسمان میں جکڑے کھڑے ہوئے